اپنی بات

تنقید سے کیا مراد ہے، اس کے اصول کیا ہیں اور وہ ادب یا تخلیق کا کس حد تک احاطہ کرتے ہیں، اس کا جواب تلاش کرنے سے پہلے اس بات پر غور کرنے کی ضرورت ہے کہ ادب کیا ہے؟ جب ہم یہ سمجھ لیں گے کہ ادب کیا ہے تو پھر آگے گفتگو آسان ہو جاتی ہے۔ اس لیے کہ ادب اور تنقید کا رشتہ اتنا ہمہ گیر ہے کہ انھیں دو الگ الگ خانوں میں تقسیم کر کے ان کو پرکھنا یا ان پر کوئی رائے قائم کرنا درست نہیں ہوگا۔

ادب اور تنقید میں اگر فرق ہے تو اتنا ہے کہ پہلے ادب پیدا ہوتا ہے پھر تنقید کی جاتی ہے۔ تخلیقی ادب کا خالق اپنے جذبات اور خیالات کو تجربات کی کسوٹی پر رکھ کر اسے ایک خاص اسلوب میں ڈھالتا ہے اور ایسے لطیف زبان و بیان کے ساتھ پیش کرتا ہے کہ قاری پر کیف وسکون طاری ہو جاتا ہے اور وہ خود کو اس ادیب کی جگہ محسوس کرتا ہے۔

ادب اور تنقید کا تعلق کسی نظریہ ساز کے تخلیقی عمل کی طرح ہے۔ اس لیے ادب کا مطالعہ کرتے وقت اس پہلو کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا کہ جذب وجنون اور عقل وحکمت کو کام میں لائے بغیر نہ تخلیق ممکن ہے اور نہ تخلیق کا مطالعہ ہی ممکن ہے۔ یہ بات اپنی جگہ مسلم ہے کہ تنقید ادب کی پیروی کرتی ہے۔ ادب سے علیحدہ ہو کر تنقید سانس بھی نہیں لے سکتی۔ اگر کہیں ایسا ہوتا ہے تو اس کی کیفیت ماہی بے آب کی طرح ہوگی۔

ادھر گزشتہ کچھ عرصے سے اردو ادب میں تحقیق کے بغیر تنقید کے ایسے جواہر پارے سامنے آرہے ہیں کہ لگتا ہے کہ محض اپنی ذہنی آسودگی کی خاطر تنقیدی فیصلہ صادر کر دیا گیا ہے، جس کے سبب تحقیق نے جو حق ادا کرنے کی کوشش کی تھی، وہ ادھوری رہ جاتی ہے۔ اردو ادب میں ایسے دعووں کو حق بہ جانب نہیں ٹھہرایا جا سکتا۔ اگر کوئی ایسے جواہر پارے پیش کرتا ہے تو اسے لائقِ اعتنا نہیں سمجھنا چاہیے اور تحقیقی نظر سے عاری تحریریں حقیقی معنوں میں جواہر پارے کی صف میں شمار ہی نہیں کی جانی چاہئیں۔ اس موضوع پر محققین اور ناقدین کو سنجیدگی اختیار کرنے کی ضرورت ہے۔

اردو اکادمی، دہلی کی سرگرمیوں نے خصوصی طور پر دانشور طبقہ کو اور عمومی طور پر وابستگانِ اردو کو اپنی طرف خصوصیت کے ساتھ راغب کیا ہے۔ سابق صدر جمہوریہ اے۔ پی۔ جے۔ عبدالکلام کی یاد میں مشاعرہ اور اسکولی بچوں کے تعلیمی، ثقافتی اور تقریری مقابلوں کے انعقاد نے طلبا و طالبات کے ساتھ ساتھ اساتذہ کو بھی متوجہ کیا ہے۔ اول، دوم اور سوم آنے والے طلبا و طالبات کو خصوصی انعامات بھی تقسیم کیے جاتے ہیں۔ یقیناً اس سے اردو تقریر و تحریر کے تئیں طلبا و طالبات میں دلچسپی پیدا ہوتی ہے اور وہ اس نہج پر ترقی کر کے اچھے قلم کار بننے کی جانب پیش قدمی کرتے ہیں۔ اردو اکادمی، دہلی کا یہ قدم اردو کے فروغ میں کامیابی کا استعارہ ہے۔ ہم امید کرتے ہیں کہ اساتذہ اور طلبا اردو اکادمی، دہلی کے پروگرام میں اسی طرح شریک ہو کر اردو کے فروغ میں اپنی حصہ داری یقینی بنائیں گے۔ کامیاب طلبا و طالبات کے ساتھ ساتھ پروگرام میں شامل ہونے والے تمام شرکا کو مبارکباد۔

—ادارہ